یعنی

اکاڈمی کی بنیاد اُس کی تاریخ اور دنیا کی اکاڈمیون کے مختصر حالات

پر

مولوی میرزا محمد عسکری صاحب بی۔اے۔ کا ایک فاضلانہ لکچر

جو

مسلم اکاڈمی کے دوسرے جلسے منعقدہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ (۱۷ جون ۱۹۲۴ء) مین پیش ہوا

اور جس کو

باجازت اکاڈمی مذکور خاکسار (حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز) نے

۱۹۲۴ء مین

دلگداز پریس لکھنؤ محلہ کٹرہ بزن بیگخان مین چھاپ کے شائع کیا

قیمت فی جلد ۱/

اکیڈمی یعنی قدیم دار العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایتھنز سے شمال جانب تقریبًا ایک میل کے فاصلے پر اکاڈیمیا نام ایک تفرج گاہ تھی، جو یونان کے ایک قدیم ہیرو اکیڈیمس کے نام سے منسوب تھی اور غالبًا اسی وجہ سے اُس کو اکیڈیمیا کہتے تھے۔ مشہور فرمان روائے یونان ملٹیاڈیز کے بیٹے سائمون نے اس مقام کو خوبصورت درختون کے کنجون وسیع روشون اور دلفریب فوارون سے آراستہ کر کے اُس کو اہل ایتھنز کے حوالہ کر دیا تھا جہان یہ لوگ سیر و تفریح کی غرض سے جایا کرتے تھے۔ چونکہ یونانی اپنی صحت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اس وجہ سے وہ دوڑ دھوپ کے کھیلون اور جسمانی ورزش کے بہت شائق تھے۔ اور جس مقام پر ایسی ورزشون کی مشق کرتے تھے اُس کو "جمنیشیم" کہتے تھے جس معنی مین یہ لفظ اب بھی مستعمل ہے۔ اکاڈیمیا مین بھی ایک جمنیشیم یا ورزش گاہ تھی اور اسی کھلی ہوئی ورزشگاہ مین یونان بلکہ تمام دنیا کا وہ مشہور حکیم اور یگانۂ روزگار افلاطون الٰہی اپنے شاگردون کو درس دیتا تھا۔ اور اسی جگہ کی نسبت سے درس افلاطونی کو "اکاڈیمکس" کہتے ہین بمقابلہ دیگر حکما اور خاص کر ارسطاطالیس کے طریقۂ درس کے جو "پیری پیٹٹکس" (مشائی) کہلاتا ہے۔ ہم نے اس مضمون کو دو حصون پر تقسیم کیا ہے۔

ایک مین زمانۂ قدیم کی یونانی اکاڈیمیون کا اور دوسرے مین زمانۂ مابعد کی یورپی اکاڈیمیون کا بہ کچھ مختصر ذکر کرین گے۔

حصۂ اول

قدیم یونانی اکاڈیمیون کو اکثر مورخین اور ارباب فن نے جن مین روما کا مشہور فصیح و بلیغ سسرو اور مشہور مورخ اور نقاد وارو شامل ہین دو پر اور بعض نے تین اور بعض نے پانچ پر تقسیم کیا ہے۔

اکاڈیمی قدیم سب سے پہلی اکاڈیمی جس کو "اکاڈیمی قدیم" کہتے ہین وہی تھی جس مین افلاطون الٰہی درس دیتا تھا۔ اور جس کا افتتاح تقریباً ۳۸۸ ق م مین ہوا؛ تھا بعد اس کے کہ افلاطون اپنے استاد اور مرشد سقراط کی حسرت ناک موت کے بعد اپنے سفر مصر و روم و سسلی سے واپس آگیا تھا۔ اسی کے افتتاح کے موقع پر وہ خطبہ دیا گیا تھا جو بعض کے نزدیک افلاطون کی کتاب فیدروس کے نام سے مشہور ہے۔ اس درس گاہ مین حکیم مذکور تقریباً چالیس سال تک یعنی اپنی موت کے زمانہ تک جو ۳۴۸ ق م مین واقع ہوئی فلسفہ اور الٰہیات کا برابر درس دیتا رہا اور اسی مین اُس کے مشہور درس الٰہی کی ابتدا ہوئی۔ جیساکہ روما کے ایک نامور شاعر ہارکیس کے اس قول سے ظاہر ہے کہ اکیڈیمس درختون کے کنج مین افلاطون کے الٰہیات اور حقانیت کی ابتدا ہوئی تھی۔ اس اکاڈیمی مین استاد اعظم کے علاوہ ذیل کے فلسفی بھی شامل تھے:—

(۱) سپوسپس جو افلاطون کا بھانجہ اور جانشین بھی تھا۔

(۲) ذینقراطیس جو سقراط کے انتقال کے بعد افلاطون کا شریک رہ نوردی رہا ہے۔

(۳) پولیمو یا پولیمون۔ یہ ایک نوجوان رند مشرب ایتھنز کا رہنے والا پہلے ذینقراطیس مذکور کا بہت تمسخر کرتا تھا۔ پھر اُسکی سحر بیانی سے متاثر ہو کر اُس کا شاگرد ہو گیا تھا۔

(۴) کرنٹیر (۵) کریٹنر یہ شخص ایک مشہور رسالۂ حکمت کا مصنف تھا جو اب نادر الوجود ہے۔ مگر اس کی تعریف سسرو نے بہت کی ہے۔

سپوسپس اپنے اعتقادات مین حکیم فیثاغورث کا متبع تھا جیساکہ ارسطاطالیس نے صراحت کر دی ہے۔ اور افلاطون کے اس قول کو کہ خیر مطلق تمام اشیا کی اصل ہے نہین مانتا تھا اُس کا خیال تھا کہ خیر کوئی ایسا جرم نہین ہے جو درخت اور

حیوانی کا مُبدع ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ صرف متقدم الوجود اشیا مین موجود ہو سکتا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق اصل اشیا ایک ایسا جوہر قدیم بالذات ہے جو خیر سے کوئی تعلق نہین رکھتا اور جس سے تین اصول متفرع ہوتے ہین (۱) اصول اعداد۔ (۲) اصول مقادیر (۳) اصول روح۔ ذات باری اس فلسفی کے قول کے بموجب ایک زندہ قوت ہے جو جمیع موجودات پر حکمران اور سب مین موجود ہے۔

ذینقراطیس | ذینقراطیس پر بھی فیثاغورثیت بہت غالب تھی گو وہ افلاطون کے کسی اصول کا منکر اور مُبطل نہ تھا۔ وہ تین جوہرون کا قائل تھا (۱) محسوسات کے متعلق (۲) ذہنیات کے متعلق (۳) ان دونون کا مرکب۔ اس حکیم کے خیال کے بموجب کرہ محسوسات آسمانون کے نیچے واقع ہے۔ کرۂ ذہنیات آسمانون کے اوپر ہے اور تیسرا کرہ خود آسمان ہین اور انھین تینون کرون کے مناسبت سے ہم کو تین بھی عطا ہوئی ہین یعنی حواس خمسہ سے محسوسات عقل سے ذہنیات اور ظن سے کرۂ مرکب کا ہم کو علم ہوتا ہے۔ یہ دونون حکیم علم النفس اور تخلیق عالم کے مسائل مین اپنے استاد افلاطون کے متبع تھے۔ مگر بقول مستشرقین ان مین سقراط کا تعمق اور رتانی نہ تھی! اسی سلسلے مین ارسطاطالیس کی

لیسیم | وہ مشہور درسگاہ "لیسیم" بھی قابل ذکر ہے۔ جو حکیم مذکور نے مثل افلاطون کی اکاڈمی کے شہر کے باہر ایک ورزشگاہ مین کھولی تھی۔ ارسطو کو افلاطون کے انتقال کے بعد افلاطون کی جانشینی اور اکاڈمی کی صدارت کا بڑا دعوی تھا۔ مگر چونکہ اُس کو اپنے استاد کے جملہ مسائل و معتقدات سے پورا اتفاق نہ تھا اس وجہ سے سپوسیپس مذکور افلاطون کا جانشین مقرر ہوا۔ اور ارسطو کو ایک علٰحدہ درسگاہ کھولنا پڑی۔ یہ دارالعلوم ایک پٹے ہوئے چھتے مین واقع تھا۔ جس کو یونانی زبان مین "پیری پیٹوس" کہتے ہین۔ اور اسی لفظ کی مناسبت سے اس کا طریقہ درس "پیری پیٹیٹکس" یعنی مشائی کہلاتا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ ارسطو اور اُس کے شاگردون کو ٹہل ٹہل کر پڑھانے کی عادت تھی اس سے یہ مشائی کہلاتے تھے۔

باقی تین حکما یعنی پولیمون اور کریٹس اور کرینٹر بھی تعلیمات افلاطونی کے متبع تھے گو کہ فلسفہ اخلاق پر بہت زور دینا چاہتے تھے غرضکہ اکاڈمی قدیم کے خدمات کی مستشرقین نے بہت کچھ تعریف کی ہے۔ چنانچہ اپنی مشہور کتاب ذھی بنیس

مین لکھتا ہے "اُن کی تحریرات اور طرق مین تمام ادبیات تمام تاریخ تمام لطیف مباحث داخل تھے۔ اور اُن کے علاوہ بھی وہ جملہ فنون پر ایسے حاوی تھے کہ کوئی متنفس بغیر اُن کی رہنمائی کے کسی شعبۂ زندگی مین کمال حاصل نہین کرسکتا۔ مختصر یہ کہ اکاڈمی قدیم ہر اہل فن کے لیے ایک کامل درس گاہ تھی"

اکاڈمی وسطی یہ مختصر حال اکاڈمی قدیم کا بیان ہوا اب دیکھنا چاہیے کہ اکاڈمی دوم یا وسطی کس نے قائم کی اور کون کون اساتذہ اور حکما اس مین شامل تھے۔ اس کا بانی

ارقسی لوس حکیم ارقسی لوس تھا جو کرینٹیز کا جانشین اور پولیمون کا شاگرد تھا۔ اس کا زمانہ ۳۱۶ سے ۲۴۱ ق م تک ہے۔ یہ بھی تعلیمات افلاطونی کا پورا متبع اور اُس کا قول تھا کہ میرا مسلک صرف طریقۂ افلاطونی کی ترقی و تکمیل ہے۔ یہ بھی سقراط کیطرح طریقۂ مکالمہ کا پیرو تھا اور سقراط ہی کیطرح اس نے بھی کوئی مستقل تصنیف نہین چھوڑی۔ اس کے اقوال سے پایا جاتا ہے کہ وہ افلاطون کے عالم مثال کا قائل نہ تھا یا کم سے کم اس کا ذکر اس نے کہین نہین کیا ہے۔ اس کا قول تھا کہ ہمارے حواس اور ہمارا ذہن کسی یقین تک ہمکو نہین پہونچا سکتا۔ لہذا ہمارا فیصلۂ ذہنی ایک حالت تذبذب مین رہتا ہے یعنی شک یا ظن ہماری زندگی کا اصلی رہنما ہے۔ یہ حکیم دیگر حکما کی نظریون اور آرا کی جرح و تنقید مین زیادہ مصروف رہتا اور خود اپنی کوئی مستقل رائے یا نظریہ نہین پیش کرتا تھا۔

قرنیادیس حکیم موصوف کو اس فلسفۂ شک کا اصلی موجد و مخترع سمجھنا چاہیے جو بعد کو حکیم قرنیادیس

اکاڈمی جدید اکاڈمی جدید کے بانی نے اپنا مستقل مذہب قرار دیدیا تھا۔ یہ شخص حکیم زینو اور اس کے شاگردون کے فلسفۂ یقین کا سخت مخالف تھا۔ یہ لوگ فلاسفۂ اسطوائقی یعنی محرابی اسوجہ سے کہلاتے تھے کہ اُن کا اُستاد زینو ایک اسٹوآ یعنی محراب کے نیچے بیٹھ کے درس دیتا تھا۔ محرابیون نے نظریۂ حسیات ایجاد کیا تھا جس سے اُن کا یہ مطلب تھا کہ اشیا کا علم ہم کو صرف حس سے ہو سکتا ہے جو یقینی ہے اور مرتسمات اشیا ہمارے احساسات پر اتنے قوی اور گہرے پڑتے ہین کہ انھین کی بنا پر ہم استقصا کر سکتے ہین اور سائنس قائم کر سکتے ہین۔ برخلاف اس نظریہ کے ارقسی لاس نے یہ مسئلہ اختیار کیا تھا کہ ہم کو حس اور محسوس مین کوئی ضروری تطابق نہین معلوم ہوتا اس وجہ سے محسوس کے متعلق ہم کوئی قطعی اور یقینی رائے قائم نہین کر سکتے۔ یہ فلسفی حقیقت اشیا کے علم کا قائل

سے یہ جدید اصطلاح وضع کی گئی ہے۔

نہ تھا لیکن فلسفۂ شک کے اعتراضات سے بچنے کے لیے اُس نے ایک نیا مسئلہ ایجاد کیا تھا جس کو وہ مسئلۂ احتمال یا شبہ بالحق کہتا تھا اور جو اس کے خیال کے مطابق انسان کی عملی زندگی کے واسطے حقیقی رہنما ہے۔ اُس کے نزدیک معیار حق ایک ایسا مفروضہ یا نقش ہونا چاہیے جو قابل وثوق اور غیر قابل بطلان ہو جس کی تصدیق دیگر نقوش ذہنی کے موازنے اور مقابلے سے ہو سکے۔ لہذا ہر ذی عقل ایک قیاس احتمالی یا راے رکھنے کا مستحق ہے مگر یہ بھی جائز رکھتا ہے کہ اُس کی راے غلط ہو۔ علم اخلاق کے حدود مین یہ حکیم پورا شکّاک تھا چنانچہ اسی احتمال اور تذبذب کیوجہ سے جب یہ ایتھنز کا سفیر رومتہ الکبری مین ہو کر آیا تھا تو اُس کی تقریرون سے لوگون مین بہت برہمی اور شورش پیدا ہو گئی تھی۔

بشپ برکلے کا فلسفہ

فلسفۂ شک اور محسوسات کا عدم علم انگلستان مین بشپ برکلی کے فلسفہ مین ظاہر ہوا جس کی کتاب ڈائلاگ یعنی مکالمات کا دلچسپ ترجمہ ہمارے مکرم دوست مولوی عبد الماجد صاحب بی۔اے۔ نے حال مین شائع کیا ہے۔ حکیم موصوف اٹھارہوین صدی مین انگلستان کا ایک مشہور فلسفی گزرا ہے۔ ہم اسکو ایک پکا صوفی کہہ سکتے ہین گو کہ وہ ہمہ اوست کا قائل تھا مگر مادہ کا قطعی منکر تھا۔ اس کی راے مین محسوسات کا علم جس قدر ہو سکتا ہے وہ خود ہمارے احساس کا علم ہے۔ محسوس کی حقیقت سے ہم بالکل واقف نہین۔ لہذا انسان ہی کو وہ عالم اکبر مانتا ہے جو تصوف کا بڑا مسئلہ ہے۔

چوتھی اور پانچوین اکاڈیمی

چوتھی اور پانچوین اکاڈیمون کا حال بالتفصیل لکھنے کی چندان ضرورت نہین۔ چوتھی اکاڈیمی کا بانی حکیم فلو اور پانچوین کا انٹیوکس تھا اور یہ دونون

سسٹرو کی اکاڈیمی

شخص فلسفہ مین سسٹرو کے اُستاد مانے جاتے ہین۔ سسٹرو کو اکاڈیمی قدیم سے اتنا شغف تھا اور وہ افلاطون کے اس قدر قدم بقدم چلنا چاہتا تھا کہ اُس نے اپنے دیہات ٹیٹولی مین جو رومتہ الکبری کے مضافات مین واقع تھا اسی نام کا ایک دار العلم قائم کیا تھا جہان اُس نے اپنی مشہور کتاب اکاڈیمک کوسچنس (مسائل اکاڈیمیہ)

سسٹرو کا فلسفہ

افلاطون کی طرز پر مکالمہ کی صورت مین تیار کی تھی۔ سسٹرو کے فلسفہ مین افلاطون کے اسرار الہیات اور زینو کی مادیت سموئی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور فلسفۂ شک کی بھی ایک چاشنی پائی جاتی ہے جو یقیناً اُس نے اپنے مذکورہ بالا اُستادون اور

مرشدون سے حاصل کی تھی۔ سسرو کے فلسفیانہ خیالات اُس زمانے کے روتہ الکبری کے اخلاقی اور سیاسی حالات کا ایک آئینہ ہین کیونکہ اُس وقت کے تعلیم یافتہ رومی جو یونان کی فلسفیانہ موشگافیون اور مباحثون کو پسند نہین کرتے تھے صرف اتنا جانتے تھے کہ اُن کو جدید اصول معاشرت ایسے مختلف الانواع مسائل پر قائم کر دیے جاوین جس سے اُن کو اپنے مذہبی شکوک اور سیاسی کشمکشون سے نجات مل جائے۔ چنانچہ سسرو اپنی کتاب ڈی فینس مین لکھتا ہے "مجکو صدق کا دعوی نہین جیسا کہ پائیتھیا کی پوجاریون کو ہوتا تھا میرے الفاظ معمولی انسانون کی طرح محتمل صدق و کذب دونون ہین صدق حقیقی کا کہین پتہ نہین۔ اگر کچھ ہے تو صدق نما کذب البتہ ہے" پھر ایک دوسری جگہ لکھتا ہے "اکاڈیمی کا یہ کام نہین کہ اپنے مسائل زبردستی لوگون پر عائد کرے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ ایک قرین قیاس راے کو سُنکر اور اُس کا موازنہ دوسری راؤن سے کر کے یہ دیکھے کہ فریقین کیا کیا تجاویز پیش کرتے ہین پھر اُن سب تجاویز کو عقل کی ترازو مین تولے۔ مگر تصفیہ اور عمل کا فیصلہ بلا کسی جبر و تحکم کے سامعین کی آزادراے پر چھوڑ دیے"

قدیم دارالعلومون کے مختصر حالات یہان تک ختم ہو گئے۔ اب جدید دارالعلوم (اکاڈیمیون) کے حالات شروع کرنے کے پیشتر مناسب ہوگا کہ بعض اُن علمی انجمنون یا جماعتون کا حال بھی مختصراً لکھ دیا جاوے جو عہد قدیم اور دور جدید کے درمیان ایک حد فاصل بلکہ جوڑنے والی کڑی کیطرح واقع ہوے ہین۔ واضح ہو کہ اکاڈیمی کا صحیح مفہوم زمانۂ حال مین یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک ایسی انجمن یا سوسائٹی یا جماعت علما کی جو سائنس (علوم متعارف) یا ادبیات یا فنون لطیفہ کی ترقی و تکمیل کی غرض سے قائم کیجاوے اس قسم کی سب سے پہلی جماعت اسکندریہ مین قائم

اسکندریہ کا میوزیم اور کتب خانہ

ہوئی تھی۔ اور اُسکو بطلیموس سوٹر (بطلیموس سوئم) فاتح مصر نے قائم کیا تھا۔ اور اسکا نام میوزیم رکھا تھا۔ اس بادشاہ نے فتوحات ملکی کے بعد اپنی توجہ علوم و فنون کی ترقی اور اشاعت کی طرف مبذول کی۔ علما کو جمع کیا۔ اور نادر کتب اور فنون لطیفہ کا بہترین ذخیرہ فراہم کیا۔ ارباب تاریخ کی راے ہے کہ یہی بیش بہا خزانہ اسکندریہ کا وہ مشہور کتب خانہ تھا جو دنیا مین اپنی آپ نظیر تھا جس کی نسبت

عیسائی مورخین مین عام طور پر مشہور ہے کہ اس کتب خانہ کو حضرت فاروق اعظم رض
نے یہ کہہ کر فنا کر دیا کہ "ان کتابون کی ہمکو ضرورت نہین اس لیے کہ اگر یہ کتاب اللہ
کے موافق ہین تو بیکار ہین۔ اور اگر مخالف ہین تو قابل تردید ہین" علامہ شبلی
مرحوم نے ایک مختصر رسالہ "کتب خانۂ اسکندریہ" کے نام سے اس واقعے کی تردید مین
لکھا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ یہ واقعہ سرے سے غلط ہو۔ کیونکہ اسکندریہ کی یہ علمی انجمن
سنہ ۳۹۰ء تک قائم رہی تھی۔ اور حضرت عمر فاروق کا زمانہ ظاہر ہے کہ ساتوین صدی

اسلامی دار العلوم | عیسوی تھا۔ اسکے بعد یہ علمی انجمن اور سوسائٹیان مختلف نامون سے بلاد
اسلامی مثلاً غرناطہ اور قرطبہ اور سمرقند تک مین قائم ہو گئین۔ اس سلسلے مین

فرانس کی اکاڈمی | فرانس کا پرانا دار العلوم بھی قابل ذکر ہے۔ جسکو شہنشاہ شارلیمان نے مشہور
انگریزی عالم آلشون کی فرمائش اور اعانت سے آٹھوین صدی عیسوی مین فرانس
مین کھولا تھا۔ جس کی روشنی یورپ کے تاریک افق علمی مین اس وقت خوب پھیل
گئی تھی۔ اس کی غرض فنون صرف و نحو۔ معانی۔ بیان۔ شاعری۔ تاریخ۔ اور ریاضی
کی اشاعت اور ترقی تھی۔ ایک دلچسپ واقعہ اس اکاڈمی کے متعلق قابل ذکر ہے۔ اس
انجمن کے ممبر دشرکا مساوات پسند کرتے تھے۔ اور اپنے اصلی نامون کو بدل کے معمولی
اور فرضی نام رکھ لیے تھے تاکہ اُن مین اور معمولی لوگون مین کوئی امتیاز نہ باقی
رہے۔ چنانچہ خود شارلیمان داؤد کے نام سے۔ اور بانی انجمن آلشون (فلیکس)
کے نام سے مشہور تھے۔ اس انجمن کے کارنامے اس وقت موجود نہین۔ مگر پرانی
تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس جہل اور تاریکی کے زمانے مین اس نے
علوم کی بڑی خدمت کی زبان کو بہت درست کیا۔ اور قواعد صرف و نحو اور
اصول بلاغت منضبط کیے۔

انگلستان کی اکاڈمی | انگلستان مین بھی اُسی زمانے مین الفرڈ اعظم نے ایک دار العلوم
بصورت ایک ابتدائی مدرسہ کے آکسفورڈ مین قائم کیا تھا جو مرور ایام سے اب
آکسفورڈ یونیورسٹی بن گیا۔

حصۂ دوم

دور جدید کی اکاڈیمیان

قبل اس کے کہ اس عہد کی اکاڈیمیون اور دار العلومون کا ذکر کیا جاے یہ جان لینا چاہیے کہ دور جدید کی اصطلاح سے تاریخ مین کون زمانہ مراد لیا جاتا ہے - دور جدید کی ابتدا مورخین پندرہوین صدی عیسوی سے شمار کرتے ہین انگریزی مین اس نشاۃ ثانی کو رینیسانس کہتے ہین جس کے لغوی معنی احیا کے ہین اور اصطلاح مین اس سے وہ احیاے علوم قدیمہ مراد ہے جو پندرہوین صدی مین ملک اطالیہ مین شروع ہوا تھا۔ اور وہان سے شروع ہوتے ہی کل دیگر ممالک یورپ مین ایک سیلاب کیطرح پھیل گیا۔ اس دور جدید کا سب سے زیادہ گہرا اثر یورپ کے طرز تعمیر پہ پڑا۔ جو سابق اور حال دونون طرزون سے بالکل مختلف تھا۔ اور جو اب تک رینیسانس اسٹائل کے نام سے مشہور ہے۔ مضمون نگار انسائکلوپیڈیا برٹانیکا اس لفظ کے متعلق اس طرح رقمطراز ہے۔ "رینیسانس کو قرون وسطے (میڈل ایجز) کا آخری عہد سمجھنا چاہیے۔ جس کی ابتدا اُس زمانے کے مذہبی استبداد اور خدشات جنگی (فیوڈلزم) کے جبر و زبردستیون سے ہوئی۔ مگر جس مین قرون وسطی کے تمام عمدہ اور مفید خیالات قرون اولی کے علوم و فنون کے قالب مین ڈھالے گئے"۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا اس تجدید علوم کی ابتدا پندرہوین صدی عیسوی مین ملک اطالیہ سے شروع ہوئی۔ علم ادب مین ایک نئی روح پھونکی گئی۔ تنقید کے نئے قواعد ایجاد ہوے اور انسان اپنے خیالات اور زبان اور طرز عمل مین قرون وسطے کے لایعنی تکلفات اور جکڑبندیون سے بالکل آزاد ہو گیا۔ شروع مین یہ تحریک اس طرح پھیلی کہ اہل روما مین ایک خاص ذوق یونان کے قدیم ادبیات (کلاسکس) کے پڑھنے کا پیدا ہوا جس کے واسطے اُنھون نے علوم یونانی کے ایک متبحر عالم امانول کرسیولوراس کو بایزنطیم سے طلب کیا جو اس زمانے مین قسطنطنیہ کا پُرانا نام تھا۔ اور جو شائستگی قدیم کا مرکز خیال کیا جاتا تھا۔ یہ شخص کلاسکس کا بہت بڑا عالم تھا جب یہ فلورنس ہو پہنچا تو اہل فلورنس نے اس کا استقبال بڑی گرمجوشی سے کیا اتفاق سے اُس وقت

ایک مشہور رومی خاندان فلورنس بلکہ یورپ، روما مین برسراقتدار تھا جو ڈیمڈیچی کے
نام سے مشہور تھا۔ اس خاندان کے اکثر لوگ اپنے ذاتی علم و فضل اور نیز اپنی فیاضی
اور دریا دلی اور علم کی قدر اور علما و شعرا کی سرپرستی مین اسی طرح مشہور زمانہ تھے جس طرح
عباسیون کے عہد مین اہل برامکہ۔ خاندان ڈیمیڈیچی کے گایو دانے کا سیمو اور لورنزو کو
دنیاوی ثروت اور اقتدار اور علوم کی قدردانی مین یورپ مین وہی شہرت حاصل ہے
جو جعفر فضل خالد یحیی۔ اور ملک شاہ کے مشہور وزیر نظام الملک طوسی کو ایشیا مین
ہے۔ یہ پورا خاندان اہل علم کا حامی اور سرپرست تھا اور لورنزو ڈیمیڈیچی کا کتب خانہ
جس مین نادر قلمی کتابین اور اعلی درجے کی تصویرین جمع کی گئی تھین۔ دنیا کی بہترین
علمی ذخیرون مین شمار کیا گیا ہے۔

ہم کو سخت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ یہ رنیسانس جس کی ابتدا مردہ کلاسکس
کے احیا سے ہوئی تھی۔ ایک ہی صدی کے اندر اندر اس کی انتہا لوتھر اور کالون
کی اصلاح مذہب (ریفارمیشن) پر ہوئی بلکہ اگر غور سے دیکھیے تو ترقی کا یہ
سیلاب ریفارمیشن سے بھی آگے بڑھ گیا اور اس مقام پر جا کر ٹھہرا جہان اس نے
دور جدید کی معجز نما مادی ترقیون مین ایک عظیم الشان تموج پیدا کر دیا۔ جس طرح
لوتھر نے جرمنی مین زونگلی نے سوئٹزرلینڈ مین اور کالون نے فرانس مین "اصلاح"
کے نام سے مذہب مین ایک نئی روح پھونکی اور انسان کو بیہودہ اوہام پرستی۔
اس زمانے کے مذہبی مقتداؤن کی غلامی اور تاویل کے پھندون سے آزاد
کر دیا۔ اور نجات ابدی کو ہر نیک اعمال شخص کا حق قرار دیا۔ اسی طرح علوم
مادی کی دنیا مین نئی راہین کھولی گئین۔ نیوٹن اور ڈیکارٹ۔ بیکن اور لیبنز پیدا
ہوے جنھون نے خیالات کے نئے دروازے ہم پر کھولے۔ جدید مسائل دریافت
کیے نئی تحقیقاتین اور ایجادین کین غرضکہ زمانہ موجودہ مین جو معجز نما ترقیان عالم مادیت مین
نظر آرہی ہین وہ انھین فدا کی علمی تحقیقاتون کا نتیجہ ہے کیا یہ تعجب کی بات نہین کہ
علوم قدیمہ کی تجدید کا ارادہ کیا جاے۔ اور علوم جدیدہ کا ظہور ہوا اور وہ
زمانہ "ڈان آف دی ڈے" (صبح ترقی) کے مبارک لقب سے یاد کیا جا سکے؟
دوسرا تعجب خیز یہ امر ہے کہ یہ سیلاب ترقی قسطنطنیہ سے شروع ہو

اور اُس کا زمانہ بالکل وہی پڑتا ہے جو سلطان محمد فاتح کی مشہور فتح قسطنطنیہ کا ہے جو پندرھوین صدی کے اواسط کا واقعہ ہے۔ پس کیا یہ امر سخت باعث حیرت نہین کہ عیسائیون کی نمایان شکست اپنے ساتھ پیغام فتح لائے جو فاتح نہین بلکہ مفتوح کی قسمت مین ہو۔ گویا زمانہ اس کا منتظر تھا۔ اور مشیت الہی اسکی راہ دیکھ رہی تھی کہ عیسائیت کا طلسم مسلمانون کے ہاتھ سے ٹوٹے اور شاہ راہ ترقی وقعتہً نمودار ہو جاوے جو شائد اسی طلسم کیوجہ سے بند تھی۔ اسرار الٰہی کون سمجھ سکتا ہے؟ اور رموز خداوندی کون پا سکتا ہے؟

مجھکو افسوس ہے کہ رنیسانس کی گفتگو نے جو کسی قدر مبحث سے الگ تھی آپ حضرات کی سمع خراشی کی مگر ع لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم۔ اب پھر اصل مطلب کیطرف عود کرتا ہون۔ یعنی دور جدید کے زمانے مین اور اس کے بعد کون کون مشہور دارالعلوم عالم وجود مین آئے۔ چونکہ اس دور مین تقریبًا چھ صدیان شامل ہین۔ اور تاریخ اس پر اچھی طرح روشنی ڈالتی ہے۔ اس وجہ سے اس کی متعدد اکاڈمیون کا نام بنام ذکر کرنا اور پھر ایک ایسے مضمون مین جو گھنٹہ آدھ گھنٹہ مین سنایا جاسکے امکان سے باہر ہے اس کے واسطے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے بہر نہج اختصار کے طور ہم چند اکاڈمیون کا ذکر کرتے ہین۔ جن کی ترتیب باعتبار اُن کی نوعیت کے ہم نے قائم کی ہے اور اُن کی ذیل مین اُن ملکون کے نام دیئے ہین جہان وہ قائم ہوئین۔ اور حتی الامکان سنہ قیام بھی بتلا دیا ہے۔ یہ ہم پیشتر عرض کر چکے کہ تجدید علوم کا اثر یورپ کے تقریبًا ہر ملک پر پڑا تھا لہذا اس قسم کے دارالعلوم تمام ممالک مین قائم ہو گئے تھے۔ جن مین سے صرف بعض مشہور ممالک کا ذکر ہم اس مختصر مضمون مین کر سکتے ہین۔

الف۔ سائنٹفک یعنی علمی اکاڈمیان

ملک اطالیہ۔ (۱) اکاڈمیا سکریٹورم (خفیہ اکاڈمی) یہ شہر نیپلس مین سنہ ۱۵۶۰ء مین قائم ہوئی تھی۔ اس کے ہر ممبر کے واسطے ضروری تھا کہ فن طب اور طبعیات کا نہ صرف ماہر ہو بلکہ اُس فن مین کوئی جدید مسئلہ اُس نے

دریافت کیا ہو۔ اس کا بانی حکیم بپٹیسٹا پورٹا تھا جو نیچرل فلاسفی کا بڑا عالم تھا۔ چونکہ عام لوگون کو اس سوسائٹی کے نام سے شک ہوا لہذا پورٹا پر ایک مقدمہ قائم کیا گیا۔ جس کی جوابدہی کے واسطے اُسکو پوپ کے سامنے جانا پڑا مگر آخر مین بری کیا گیا۔

(۲) لِنسیائی یہ روما الکبری مین تقریباً اُسی زمانہ مین قائم ہوئی تھی۔ اس کا مارکہ اس صورت مین تھا کہ ایک تیز نظر بلی کیطرح کا جانور آسمان کیطرف دیکھ رہا ہے اور ایک عجیب الخلقت جانور کو اپنے پنجون سے پھاڑ رہا ہے جس سے یہ مطلب تھا کہ انسان کذب اور غلطی کے مقابلے کو ہر وقت تیار ہے۔ علاوہ اور لوگون کے پورٹا مذکور اور روما کا مشہور ہیئت دان گلیلیو بھی اس مین شریک تھے۔ پورٹا کے مشہور تصانیف جو فن طب مین خواص نباتات اور علم مناظر و مرایا کے متعلق تھے۔ مگر اب نادر الوجود ہین اسی اکاڈیمی کی سرپرستی مین شائع ہوئے تھے مشہور ہے کہ دُوربین کا اصلی موجد حکیم مذکور تھا گو کہ زمانہ گلیلیو کے نام سے واقف ہے۔

(۳) اکاڈیمیا ڈل سمنٹو یہ ۱۶۵۷ء مین فلورنس مین قائم ہوئی تھی حکیم ڈیویانی بورلی کا مشہور ریاضی دان اس کا ممبر تھا۔ اس کے قیام کی یہ غرض تھی کہ علوم طبیعی مین قدیم اور فرسودہ مسائل سے بالکل قطع نظر کر کے جدید تجربے کیے جاوین۔ جن کو رسالون کی صورت مین شائع کیا جاوے اس اکاڈیمی کی پوری کارروائیان ایک مجلد تکلف باتصویر کتاب کی صورت مین چھپ گئی ہین۔ مگر بہت کمیاب ہین۔ اس کتاب مین ہوا کا وزن۔ پانی کی دبنے کی خاصیت اور کشش اجسام وغیرہ کے مسائل سے بالتفصیل بحث کی گئی ہے۔ بیرامٹر (مقیاس ہوا) کا موجد ٹارسیلی بھی اس اکاڈیمی کا ایک ممبر تھا۔

(۴) رائل اکاڈیمی آف سائنسز پیرس۔ اس کی ابتدا ۱۶۵۵ء مین ایک معمولی انجمن کی حیثیت سے ہوئی تھی۔ مگر تھوڑے ہی دنون مین یہ شاہی سرپرستی مین آ گئی۔ یہ اکاڈیمی اب بھی قائم ہے۔ اور اس مین چالیس مقامی اور چالیس غیر ملکی ممبر شامل ہین۔ اس کی کارروائیان ایک کتابچے کی صورت مین چھپتی رہتی ہین اور اُس نے اکثر علما اور اہل سائنس کو تمغے اور انعامات عطا کیے ہین

ملک فرانس ڈی اولڈ اکیڈمی آف سائنسز (قدیمی دارالعلوم فرانس) اِس
کی ابتدا تقریباً سنہ ۱۶۶۶ع مین ہوئی تھی اور اس زمانے کے تمام مشہور حکیم اور فلسفی
شامل تھے مثلاً ڈیکارٹ[۵۱] گاسنڈی[۵۲] پاسکل[۵۳] وغیرہ۔ انگلستان کا نامور آزادہ
فلسفی اور ماہر فلسفۂ قانون ہابز بھی سنہ ۱۶۳۴ع مین اس کا ممبر ہوگیا تھا۔ اس مین اکثر
نامی اطبا اور ریاضی دان اور علم کیمیا اور تشریح کے ماہر سب شریک تھے۔ اور
ہر ممبر کو شاہ فرانس لوئی چہار دہم کیطرف سے ایک معقول وظیفہ اس کی خدمات
علمی کے صلے مین ملا کرتا تھا۔ اور آلات اور تجارب کیواسطے بھی ایک کافی سرمایہ فراہم کردیا گیا تھا۔
ممبران آکاڈمی ہفتہ مین دو بار جلسے کرتے تھے۔ ایک دن خاص مسائل ریاضی کیواسطے
دوسرا طبعیات کے واسطے مخصوص کردیا گیا تھا۔ خاص فرانس کے حکما کے علاوہ اور
ملکون کے نامور حکیم اور فلسفی بھی اس مین شریک تھے۔ مثلاً ڈنمارک کا ہیئت دان

---

۵۱ فرانس کا ایک مشہور فلسفی تھا۔ دورِ جدید کا یہ پہلا شخص ہے جس نے فلسفہ مین جدید
رنگ اور زمانۂ حال کی روش پیدا کی۔ اور اُس کو قرون وسطیٰ کی مذہبیت اور طریقۂ
استدلال اور قدیم منطقی گورکھ دھندون سے نکال کے اس کی نبیاد تجربہ اور مشاہدہ پہ
قائم کی اس کا قول ہے کہ جب سے مین سن رشد کو پہونچا۔ اور کتب درسیہ سے فراغت کی اس
وقت سے پھر کبھی علم کی طرف متوجہ نہین ہوا۔ سوا اس کے جس کو مین نے خود اپنے
نفس مین پایا یا کتاب فطرت مین جس کا مطالعہ کیا۔ اس کا مشہور مقولہ "کا جیٹو ارگو سَم"
(مین سوچتا ہون لہذا مین ہون) زمانۂ حال کے فلسفہ کا سنگ نبیاد ہے۔ اس کی کتاب
"دسکورس آن متھڈ" فلسفہ کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ زمانہ سنہ ۱۵۹۶ع لغایت سنہ ۱۶۵۰ع

۵۲ ایک فرنچ فلسفی اور الہیات دان تھا۔ ارسطو کے فلسفہ کا مثل ابن رشد
کے بڑا نقاد تھا۔ زمانہ ۱۵۹۲ع لغایت سنہ ۱۶۵۵ع

۵۳ مشہور فرنچ ریاضی دان اور مصنف ہے۔ ریاضی اور طبعیات مین اکثر مفید
اور مشہور تجربے اس کی طرف منسوب ہین۔ پانی اور ہوا کے وزن اور دباؤ
کے متعلق اس نے اکثر تجربے کیے۔ اور اصول قائم کیے۔ ایک بیرومیٹر ایجاد کیا
جس سے پہاڑون کی بلندی معلوم ہوتی ہے۔ زمانہ سنہ ۱۶۲۳ عیسوی
لغایت سنہ ۱۶۶۲ع

ریمیر اور انگلستان کا فرزانۂ روزگار آسحق نیوٹن[۵۱] اس اکاڈمی مین یہ نقص بتایا گیا ہے کہ یہ اُمرا اور صاحبان ثروت کی سرپرستی مین تھی یعنی قوم کو اپنے پاؤن پہ کھڑے ہونے کی ابتک سکت نہین آئی تھی جو قومی ترقی کی پہلی منزل ہے کلیر او رآمیو کو بھی اس کی شرکت کا فخر حاصل تھا- اول الذکر علم طبیعات اور ہیئت کے بعض مفید تحقیقاتون کے واسطے اور ثانی الذکر ایک تھرما میٹر کی ایجاد کے واسطے جو اُس کے نام سے اب بھی مستعمل ہے مشہور زمانہ ہین- ان کے علاوہ ہیئت دان لاپلیس[۵۲] طبیعات دان بوفون[۵۳] ریاضی دان لاگرانشر[۵۴] اور ڈالمبرٹ[۵۵] اور کیمیا دان لیوائیسر[۵۶] سب اسی اکاڈمی کے رکن تھے- ۱۷۹۲ء

۵۱ انگلستان کا مشہور فلسفی اور ہیئت دان تھا- ریاضی مین ڈیفرنشل کلکیولس اور بائنومیل تھیورم اس کی طرف منسوب ہین- آفتاب کی شعاع کا تجزیہ اور سات رنگون کی تحقیق اسی نے کی تھی- مگر سب سے بڑی تحقیق جو اُس کے نام کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہے گی- وہ کشش ارضی کی دریافت ہے- جس پر روے زمین کا کوئی فلسفی گذشتہ دو صدیون مین معترض نہ ہو سکا البتہ پانچ- سات برس سے اینسٹین نے اپنے نو ایجاد مسئلہ "تناسب" سے سائنس کی دنیا مین ایک ہنگامہ پیدا کر دیا ہے- نیوٹن کی تصانیف "پرنسپیا" اور "آپٹیکس" وغیرہ مشہور زمانہ ہین- زمانہ ۱۶۴۲ء لغایت ۱۷۲۷ء-

۵۲ فرانس کا سب سے زیادہ مشہور ہیئت دان گذرا ہے- اس کی کتاب "میکانیزم سلسٹیل" مین اس بات کی تحقیق ہے کہ نظام شمسی مین قاعدہ کشش موجود ہے- اور اقمار مشتری کی رفتار بھی معین کی گئی ہے- اس کی "نبولر تھیوری" زمانۂ حال کی عظیم الشان تحقیق ہے زمانہ ۱۷۴۹ء لغایت ۱۸۲۷ء-

۵۳ مشہور طبیعی تھا- چونکہ اس کا خیال تھا کہ تمام حیوانون مین ایک غیر منقطع سلسلۂ اشکال پایا جاتا ہے- لہذا یہ مسئلۂ ارتقا کے پیشرو دن مین شمار کیا گیا ہے اس کی کتاب "نیچرل ہسٹری" مین تمام معلوم اور متعارف واقعات علم طبیعات کے نہایت عجیب پیرایہ مین درج ہین زمانہ ۱۷۰۷ء لغایت ۱۷۸۸ء-

۵۴ بڑا ریاضی اور ہیئت دان تھا اسکی تصنیف "میکانیک انیلیٹک" بڑے پایہ کی کتاب ہے- اسکی تصانیف چودہ جلدون مین ۱۸۹۲ء مین چھپ گئے تھے- زمانہ ۱۷۳۶ء لغایت ۱۸۱۳ء-

۵۵ فلسفی اور ریاضی دان تھا مشہور محقق ڈیڈرو کے ساتھ اس نے زبان فرنچ کی قاموس حکمت و فلسفہ شائع کرنا شروع کی جس مین بہت سے مضامین خود اسی کے قلم کے ہین زمانہ ۱۷۱۷ء لغایت ۱۷۸۳ء

سنہ ۱۷۹۲ء مین یعنی انقلاب فرانس کے زمانے مین اس اکاڈمی کا خاتمہ ہوگیا۔ اور بانیان انقلاب کو جس طرح وہ اہل دولت و اقتدار کے دشمن تھے افسوس ہے ان غریب صاحبان علم و فضل پر بھی رحم نہ آیا۔ اکثر ممبران اکاڈمی سولی پر چڑھائے گئے۔ بعض قید کیے گئے۔ اور بعض نے سخت مصیبت اور تکلیف مین بقیہ عمر بسر کی۔ سنہ ۱۷۹۵ء مین اس اکاڈمی کی جگہ ایک دوسری علمی انجمن قائم کی گئی جس کا نام انسٹیٹیوٹ رکھا گیا۔ مگر سنہ ۱۸۱۶ء مین اس انسٹیٹیوٹ کی شاخ پھر اکاڈمی کے نام سے کھولی گئی۔ جس مین گزشتہ صدی کے اکثر مشہور اہل حکمت و سائنس شریک تھے۔ مثلاً کارنو[۵۱] انجینیر ایمپیر[۵۲] ماہر علم طبیعیات و برق جس کے نام سے بجلی کا یونٹ شمار کیا جاتا ہے گے لوساک[۵۳] کیمیا دان۔ کیوویے[۵۴] عالم علم حیوانات وغیرہ اس اکاڈمی کے علاوہ گزشتہ دو صدیون مین فرانس مین متعدد دار العلوم کھلے تھے۔ مگر اُن کو نام بنام گنوانا خالی از طوالت نہین۔

ملک جرمنی - (۱) کالیجیم کیوریوسم۔ اس کا بانی جرمن کا ریاضی دان پروفیسر اسٹرم تھا۔ اور اس کا قیام سنہ ۱۶۷۲ء مین ہوا تھا۔ اسٹرم نے اپنے زمانے کے اکثر فلسفیون اور اہل علم کو ایک خط لکھا تھا جس مین تحریر تھا کہ فلسفہ کا دور نزاعی رخصت ہوا اب دور

باقی حاشیہ صفحہ ۱۳ ۵۰ اس کو کیمیاے جدید کا آدم سمجھنا چاہیے۔ انقلاب فرانس کے زمانے مین اس کو سولی دی گئی۔ آزادی پسند لوگون نے اسی کی نسبت کہا تھا کہ ریپلک کو ایسے اہل سائنس کی ضرورت نہین۔ گو کہ آکسیجن گیس کے تمام افعال و خواص یہ دریافت نہ کرسکا مگر اُسکی خاصیت اشتعال اسی کی تحقیق ہے۔ زمانہ سنہ ۱۷۴۳ء لغایت سنہ ۱۷۹۴ء۔

[۵۱] ایک مشہور اسٹیسمین اور ریاضی دان کا لڑکا تھا۔ خود "تھرموڈانیامکس" کا موجد خیال کیا جاتا ہے۔ زمانہ سنہ ۱۷۹۶ء لغایت سنہ ۱۸۳۲ء

[۵۲] اس کی تحقیقاتین علم برق اور گلونزم مین نہایت مشہور ہین زمانہ سنہ ۱۷۷۵ء لغایت سنہ ۱۸۳۶ء۔

[۵۳] فرنچ طبیعی اور کیمیا دان تھا اسکی تحقیقاتین ترکیب و خواص ہوا کے متعلق بہت قیمتی ہین۔ اس نے اپنی ترکیب کیمیاوی سے سلفورک ایسڈ اور بارود وغیرہ کی صنعت مین ٹری ترقی کی ہے زمانہ سنہ ۱۷۷۸ء لغایت سنہ ۱۸۵۰ء

[۵۴] نباتات اور حیوانات کی تشریح بالمقابلہ کا بڑا ماہر تھا اسکی کتاب "اینمل کنگڈم" (عالم حیوانات) ایک مشہور تصنیف ہے یہ مسئلہ ارتقا کا مخالف تھا۔ زمانہ سنہ ۱۷۶۹ء لغایت سنہ ۱۸۳۲ء

تجارب ہے - لہذا آپ حضرات اس کام مین میرا ہاتھ بٹایئے! ادراس انجمن مین شرکت کیجیے

(۲) رائل اکیڈیمی آف سائنسز برلن - اس کا بانی بادشاہ فریڈرک اعظم تھا - اور دستورالعمل مشہور حکیم لیبنیز نے تیار کیا تھا - اس کا قیام سنہ ۱۷۰۰ء مین ہوا تھا - اس کے ممبر بھی بڑے بڑے جرمن حکیم اور فلسفی گذرے ہین مثلاً ہمبولٹ[۵۱] - ساوگنی شلر میکر[۵۲] رنیک[۵۳] وغیرہ - ان کے علاوہ اور بھی بہت سی اکاڈیمیان جرمنی مین قائم ہوئین - مگر بخوف طوالت ہم ان کو اور نیز روس اور ڈنمارک اور ہالنڈ وغیرہ کی اکاڈیمیون کو اس مختصر مضمون مین جگہ نہین دے سکتے -

ب ادبی اکاڈیمیان

فرانس (۱) فلورل گیمس - اس کا قیام شہر طولوس (جنوبی فرانس) مین سنہ ۱۳۲۵ء مین ہوا تھا - یہ اکیڈیمی اس غرض سے قائم ہوئی تھی کہ اس زمانے کے شعرا کو جو ٹروبدور کے نام سے مشہور تھے اشعار کے صلے مین انعام تقسیم کیا کرے - جنوبی فرانس اور اٹلی کے بارھوین اور تیرھوین اور چودھوین صدیون کے شاعر ٹروبدور کہے جاتے تھے - اُن کا تعلق شاہی دربارون اور رؤسا کی ڈیوڑھیون

---

[۵۱] مشہور جرمن عالم اور سیاح تھا اس کا سفرنامہ جنوبی امریکہ کے اُن ممالک کا جن مین خط استوا ہو کر گذرتا ہے ایک نہایت ضخیم اور پُر از معلومات کتاب ہے جو تقریباً تین جلدون مین شائع ہوئی ہے - اس کی دوسری کتاب "کاسماس" بھی جو تخلیق عالم کے متعلق ہے نہایت مشہور ہے - زمانہ سنہ ۱۷۶۹ء لغایت سنہ ۱۸۵۹ء

[۵۲] مشہور مورخ ہے - زمانہ سنہ ۱۷۷۹ء لغایت سنہ ۱۸۶۱ء

[۵۳] جرمنی کا ایک نامور الہیات دان اور فلسفی گذرا ہے - آزاد خیالی (ریشنلزم) کا سخت مخالف تھا چنانچہ اس کی کتاب "اون دی ریلیجن" اسی بحث مین ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے اس نے مذہب اور فلسفہ کو یکجا کرنا چاہا تھا - چنانچہ اصول مذہب عیسائیت کو کینٹ اور اسپینوزا کے فلسفہ کے ساتھ مخلوط کر دیا تھا زمانہ سنہ ۱۷۶۸ء لغایت سنہ ۱۸۳۴ء

[۵۴] گذشتہ صدی کا مشہور جرمن مورخ ہے - اس کی صدہا تصنیفات ہین جن مین "تاریخ ریفارمیشن" اور "تاریخ یورپ" بہت مشہور ہین اس کو گذشتہ صدی کا گبن سمجھنا چاہیے - زمانہ سنہ ۱۷۹۵ء لغایت سنہ ۱۸۸۶ء -

سے ہوتا تھا۔ اور ان کا خاص کام یہ تھا کہ کسی بادشاہ یا وزیر یا امیر کی معشوقہ کے حسن کی تعریفین کیا کرین۔ اور اس مین آسمان و زمین کے قلابے ملا دین۔ خوشی کے موقع پر خوشی کی ترانے اور غم کی مجلسون مین دردناک مرثیے سناتے۔ اور لڑائیون کے واسطے، جنگ کے اشعار لکھتے۔ غرضکہ ان حضرات کا کلام ایک طرفہ معجون تھا۔ جس مین ہر رنگ کی چاشنی ہوتی تھی۔ مگر الفاظ کی شان و شوکت کے علاوہ نازک خیالی اور معنی آفرینی بالکل غائب تھی۔ یہ لوگ عرصہ تک ایک دربار مین قیام کرتے۔ جہان جی بھر کے رئیس کی تعریفین کرتے۔ اور خوب انعام و اکرام حاصل کرتے۔ پھر کسی دوسری جگہ پہونچتے اور وہان سے بھی اسی طرح بھرے پُرے رخصت ہوتے۔ ان کی شاعری یورپ مین نہایت ادنیٰ درجے کی شاعری سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ بقول نواب امداد امام صاحب اثر کے اس مین داخلی حصہ بہت کم تھا جو کچھ تھا خارجی ہی خارجی تھا۔ ہم نے ان کے کلام کا نمونہ عرصہ ہوا کہین دیکھا تھا۔ مگر ہم کو تو اس مین کچھ لطف نہین آیا۔ ہمارے نزدیک ان مین شاہ نصیر مرحوم کا کچھ رنگ پایا جاتا ہے یعنی ردیف و قافیے مشکل اور مضمون بہت کم۔ غرضکہ اکاڈمی مذکور انھین شاعرون کو انعام و تمغے دینے کے واسطے قائم ہوئی تھی۔ اور انعام بھی ان حضرات کی شاعری کیطرح عجب قسم کے ہوتے تھے یعنی سونے چاندی کے پھول ان کو دیے جاتے تھے۔ مثلاً قصیدے کے صلہ مین ایک سونے کا گیندے کا پھول مثنوی کے واسطے چاندی کا گلاب وغیرہ اور اسی پھولون کی نسبت سے اکاڈمی کا نام بھی تھا۔

(۲) اکاڈمی فرانسوے، جس کو انگریزی مین فرنچ اکیڈمی کہتے ہین۔ یہ دارالعلوم تمام دنیا کی موجودہ علمی و ادبی انجمنون اور سوسائٹیون مین سب سے زیادہ مشہور اور ممتاز ہے اور نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اس کا حال چونکہ نہایت دلچسپ ہے۔ اس لیے ہم اس کو کسی قدر تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہین۔ اس کی ابتدا ۱۶۲۹ء؁ یا ۱۶۳۰ء؁ مین معمولی طریقے سے شہر پیرس مین ہوئی تھی۔ اور اگر چھوٹا منہ بڑی بات نہ سمجھی جائے تو ہم یہ ضرور کہین گے کہ اس کی ابتدا بالکل اسی طریقہ سے ہوئی تھی جیسے ہماری اس مسلم اکیڈمی کی ہوئی ہے۔ قال المدیر

ابتدا مین اُس مین بھی صرف سات آٹھ ممبر تھے۔ جیسے ہماری اس انجمن مین ہین۔ ہماری
ہی انجمن کیطرح یہ لوگ بھی اپنے ایک ممبر کے مکان پر جلسے کرتے تھے۔ اُس کے ممبر علم
دوست لوگ تھے اور ادبی ذوق رکھتے تھے جس طرح ماشاء اللہ ہمارے بانیان
انجمن کو ہے ہماری طرح وہ بھی شروع مین چھوٹے چھوٹے مضامین لکھتے تھے۔ اور مثل
ہمارے وہ بھی اعلان و اشاعت کی مخالف تھی اُن کے جلسے بھی اسی طرح بے ضابطہ
اور بے تکلفانہ ہوتے تھے۔ اور طریقہ کارروائی ابتدا مین یہی تھا کہ ایک شخص اپنا
مضمون پڑھتا اور سب کو سناتا۔ اور دوسرے ممبر اپنی اپنی راے ظاہر کرتے۔ بانی
اکاڈمی کا نام نہین معلوم مگر ایک شخص مسمی میسو کانرار کے گھر پر شروع مین جلسے
ہوتے تھے اور کارروائی خفیہ رکھی جاتی تھی۔ بالآخر اس اکاڈمی کی شہرت بڑھتے
بڑھتے کارڈنیل رچلو کے کانون تک پہونچی جو اس کا مربی اور سرپرست بن گیا۔
خدا کرے ہماری انجمن کے واسطے بھی کوئی کارڈنیل رچلو پیدا ہو جاے۔ اسی
علم دوست کارڈنیل کی کوشش سے انجمن مذکور کو سند یا فرمان شاہی بہت
جلد حاصل ہو گیا۔ پہلے بانیان انجمن نے اس فرمان کے قبول کرنے سے انکار کرنا
چاہا کیونکہ اس قسم کا اعلان و اشتہار اُن کے دلی مقصد اور عافیت نشینی کے خلاف
تھا۔ مگر بعد کو مصلحت اسی مین دیکھی کہ یہ مرحمت خسروانہ شکریہ کے ساتھ قبول کیجاوے
تاکہ فیاض کارڈنیل کی دل شکنی نہ ہو۔ اس کے بعد سے یہ پرائیوٹ انجمن ایک
باقاعدہ شاہی اکاڈمی بن گئی۔ اور اُس نے اپنا دستور العمل اور قواعد و ضوابط
تیار کیے اور عہدہ دار مقرر کیے جن مین ایک ڈائرکٹر اور ایک چانسلر تھا جس کا
انتخاب قرعہ اندازی سے ہوتا تھا۔ اور ایک سکرٹری کثرت آرا سے منتخب ہوتا تھا
اور اُن کی تصانیف کی طبع و اشاعت کے واسطے ایک پبلشر (اشاعت کنندہ) مقرر
ہوا جو ممبر نہین تھا جلسون کی صدارت ڈائرکٹر کرتا تھا۔ اور چانسلر کی تحویل مین
اکاڈمی کی مہر رہتی تھی جو تمام سرکاری کاغذات اور مراسلات پر کیجاتی تھی۔ کارڈنیل
مذکور اکاڈمی کا مربی مقرر ہوا اور جلسے ہفتہ وار ہوتے تھے۔ اکاڈمی کا اصل
مقصد جیسا کہ اُس کے قواعد و ضوابط مین بیان کیا گیا تھا۔ زبان کی صفائی اور
درستی تھی چنانچہ دفعہ ۲۴ کا یہ مضمون تھا کہ خاص کام اس اکاڈمی کا یہ ہوگا

کہ پوری کوشش اور تندہی کے ساتھ ہماری زبان کے واسطے خاص توجہ [illegible]
تاکہ زبان صاف اور فصیح ہو۔ اس قاعدہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ علوم و فنون کے الفاظ [illegible]
اس میں نہایت سہولت سے استعمال ہو سکیں۔ نیز یہ بھی منشا تھا کہ زبان آئندہ
آلائشوں سے پاک و صاف ہو جائے جو عوام الناس کے بول چال سے اس میں
داخل ہو گئی ہیں۔ دکھانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ الفاظ جاہل، دہقانی اور بازاری
غلط سلط محاورات دور کئے جائیں اور فیشن ایبل سوسائٹی کے بے تکے اصطلاحات
سب اس سے دور ہو جائیں۔ ممبروں کی تعداد ۴۰ مقرر کی گئی تھی جو ابتدا میں صرف
آٹھ تھی اور ۱۶۰۰ برس تک پوری نہیں ہوئی تھی۔ شروع میں ہفتہ وار [illegible]
کوئی مضمون پڑھتا اور مضمون کے نام اور نوعیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں
کوئی خاص جدت یا قابلیت نہیں ہوتی تھی یونانی فصحا کے طرز پر لکھی جاتی تھی۔ اکاڈیمی کا یہ بھی
ایک قاعدہ تھا کہ کوئی ممبر کسی شخص کی تصنیف پر بلا اجازت مصنف کوئی اعتراض یا نکتہ چینی نہیں کر سکتا
تھا۔ کارنیل اس زمانے کا بہت بڑا شاعر اور ڈراما نگار تھا۔ اور اس کی تازہ تصنیف "سڈ"
مقبول خاص و عام ہو رہی تھی۔ کارڈینیل میں اور اس میں کچھ چشمک
تھی۔ کارڈینیل نے ممبران اکاڈیمی سے درخواست کی کہ "سڈ" پر
تنقید کی جائے۔ ممبروں نے حسب قاعدہ کارنیل سے اسکی اجازت طلب کی۔ وہ عجب
شش و پنج میں پڑا کہ خود اپنی تصنیف کو برا بھلا کہنے کی اجازت کس طرح دے
ایک عرصہ کی قیل و قال کے بعد بیچارے نے مجبور ہو کر اجازت دی چنانچہ اکاڈیمی
کی سب سے پہلی معرکۃ الآرا تصنیف یہی تنقید کارنیل ہے۔ جو فرنچ میں "سنٹمنٹ
دی اکیڈیمی فرانسوی سر لا سڈ" کے نام سے مشہور ہے۔ اور اہل فرانس ادبی
لحاظ سے اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ کارنیل اکاڈیمی کے فیصلے سے ناراض ہو گیا
اور مشہور ہے کچھ عرصہ کے بعد اس نے یہ حملہ کیا تھا۔ کہ میرے ڈراما [illegible] کو
بھی زبان کے دو ججوں نے منظور نہ کیا تھا۔ مگر قوم نے منظور کیا اور ہمیشہ دیکھے
ججوں کا فیصلہ کوئی چیز نہیں ہے۔" اکاڈیمی کا سب سے بڑا کارنامہ زبان فرانسیسی
کی ایک مبسوط لغت ہے۔ جس کے واسطے خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ پہلا کام یہ کیا گیا
اور تمام مشہور مصنفین کی کتابیں نظم و نثر دونوں فراہم کی گئیں اور ممبروں سے کہا گیا کہ جن

[illegible] الفاظ کو وہ منتخب کرین اُنھین کو داخل لغت کرین۔ جیسے ڈیوڈ کو اجلاس مین لغت
کی ترتیب [illegible] اور اس خدمت کے صلہ مین اسکو ۰۰۰ ۲ فرانک کی پنشن عطا ہوئی۔ یہ مشہور
ہے کہ [illegible] نے علم استعمال اُس سے کہا تھا کہ لفظ پنشن لغت مین ضرور داخل ہونا چاہئے
جواب دیا کہ یہ بھی ہوگا اور لفظ شکریہ بھی ضرور داخل ہوگا۔

[illegible] کا خاتمہ مثل دار العلوم سائنس کے جس کا مفصل ذکر اوپر [illegible]
دار العلوم ادبی [illegible] ۱۷۹۳ء کے مشہور انقلاب مین ہوگیا۔ اس زمانہ کے انقلاب پسند موجودہ
[illegible] چیزون کو [illegible] مٹا دینا چاہتے تھے۔ اور بادشاہ
[illegible] اور دولت کے ساتھ بیسیون حکمتون اور مشغلون کا بھی خاتمہ کر دیا۔ جب لوگون
[illegible] آمدی اور بساط اور اطمینان ہوگیا تو اکیڈیمی مذکورہ کا نام "انسٹیٹیوٹ"
رکھا گیا۔ مگر چند [illegible] دنون مین پھر قدیم نام یعنی اکاڈمی فرانسوی قائم کیا گیا۔ اکاڈیمی
کا [illegible] زبان فرنچ کی ایک تاریخی قاموس (دکسیونیر ہستوریک)
ہے جس کی پہلی جلد ۱۸۵۸ء مین شائع ہوئی تھی۔ اور اب تک چار جلدین چھپ چکی ہین۔
[illegible] اکاڈیمی کا اہل فرانس کی زبان اور اخلاق پر پڑا اُس کے متعلق مختلف
رائین قائم کی گئی ہین۔ اس مین شک نہین کہ جب سے اس کا وجود ہوا شاید ہی کوئی ایسا شاعر
ڈراما نگار [illegible] ہو جو اُس کا ممبر نہ رہا ہو۔ اکثر فرنچ مستشرق اور ارباب تاریخ و فلالوجی
اور ماہرین فلسفہ زبان سب اپنے قومی دار العلوم کے رکن رہے ہین بعض انگریزی
[illegible] کے بہت معترف اور دلدادہ تھے۔ چنانچہ میتھو آرنلڈ نے ایک خاص
[illegible] اس مطلب مین لکھا ہے جس مین اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ "اکاڈیمی
کو فرنچ زبان اور ادب کی ایک عدالت اعلیٰ (ہائیکورٹ) سمجھنا چاہیے کیونکہ جس طرح دنیاوی
معاملات مین ہائیکورٹ کا فیصلہ ناطق اور قطعی ہوتا ہے اور ہر فریق اس کو بلا عذر
تسلیم کر لیتا ہے۔ اسی طرح الفاظ و محاورات اور فن ادب کی نزاعون مین اکاڈیمی
کی تجویزین قطعی اور فیصلہ کن ہوتی ہے۔ اور اُس کو بھی ہر شخص بلا چون و چرا تسلیم کرتا ہے
یہ دار العلوم تعلیم یافتہ اشخاص کی رائے ایک زبردست پشت پناہ اور قلم و زبان کا
ایک با اختیار بادشاہ ہے۔" میتھو آرنلڈ کے نزدیک اہل فرانس مین جو تہذیب و شائستگی
اور متانت و بردباری عام طور پر پائی جاتی ہے وہ [illegible] اکاڈیمی کی بدولت ہے۔

اور اہل انگلستان مین جو عام طور پر ایک دہاتیت اور کھردرا پن اور بقول اہل لکھنؤ پھوہڑ پن
پایا جاتا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ وہان تہذیب سکھانے اور زبان درست
کرنے کا کوئی زبردست ذریعہ موجود نہین ہے۔ میتھو آرنلڈ کی راے مین انگریزون کی
فطری ذہانت و طباعی (جینیس) بھی اس کمی کی تلافی نہین کر سکتی۔ فرانس کا مشہور
آزاد خیال مصنف رینیان بھی جس کی لائف آف کرائسٹ کو بڑی شہرت حاصل
ہوئی ہے اپنے قومی دارالعلوم کا بڑا معترف ہے۔

مگر ساتھ ہی اس کے زمانۂ حال کے بعض جمہوریت پسند محقق اس تجویز پر
صاد نہین کرتے۔ اور اکاڈمی کے اثرات کو قومی ترقی کے واسطے مضر بتلاتے ہین۔
مثلاً سیو لانفرے اپنی تاریخ نپولین مین یون لکھتا ہے "یہ دارالعلوم کبھی بھی بادشاہت اور استبداد
کا مخالف نہ تھا۔ بادشاہت ہی کی آغوش مین اسکی نشو و نما ہوئی اسی وجہ سے اس مین درباریون کی خوشامد
و چاپلوسی اور سازشون اور طرفداریون کا رنگ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ
اُن کامون سے بالکل بیگانہ ہے۔ جن کو قومین مل کر کرتی ہین۔ اور [illegible] تمام دارالعلومون
اور علمی انجمنون کا اصلی مفہوم بلکہ اُن کی جان ہین اسی اشتراک کا رستہ [illegible] ہمیشہ [illegible] کے
کامون مین وقعت و شان اور انکی عمرون کو طول نصیب ہوتا ہے۔ اس [illegible]
ڈھکوسلے ہین جن سے کوئی مفید رقابت اور نقل کا مادہ نہین پیدا ہوتا۔ چند علمی
کھیل تماشے ہین جن کی غرض سواے اس کے کچھ اور نہین کہ [illegible]
[illegible] وجہ سے ہم اکثر شرکا اور ممبرون مین یہ خرابی پاتے ہین
[illegible] اور طبیعت داری کے ساتھ اُن مین زمانہ کی بداخلاقیان بھی
[illegible] موجود ہین۔ اس کو سیاسیات سے کوئی تعلقات نہ تھا۔ مگر چار و
ناچار اختیار کرنا پڑا اسوجہ سے وہ سانپ کیطرح ہے کبھی اس کو پکڑتی ہے اور کبھی چھوڑتی
ہے۔ سیاسیات کے اصلی مفہوم سے یہ بالکل واقف نہین اسکو اگر کچھ تعلق ہے تو سیاسی
کھیل بازی سے ہے۔ اور جب کبھی یہ ان معاملات مین قوم کا ساتھ دیتی بھی ہے۔
تو اس کی طرفداری مین بھی قدامت کے تعصب کی بو پائی جاتی ہے۔ اگر ہم اُن اثرات
پر نظر [illegible] جو اس نے قومی ذہانت کی ترقی و نشو و نما پر ڈالے ہین تو ہم کو صاف
نظر آتا ہے کہ اُسی کی وجہ سے زبان مین ایک قسم کی لچک اور چمک اور جلا تو ضرور

پیدا ہو گئی جو پیشتر نہ تھی۔ مگر ساتھ ہی اُس کی قوت اور قدرتی خوبصورتی تشریف
لے گئی۔ اس نے زبان کے واسطے قواعد تو منضبط کیے۔ لیکن یہی جکڑ بندی زبان
کی کمزوری اور پستی اور جمود کا باعث ہو گئی۔ اس نے نیا مذاق (ٹیسٹ) ہم مین
ضرور پیدا کیا جس سے ایک نوع کی صحت مذاق ہو گئی ہر [illegible] صحیح معیار حُسن سے بہت
دور ہے۔ اسکی وجہ [illegible] بجاے اصلی شوکت کے ظاہری بھڑک بجاے فرد فرد
کی ترقی کے ترقی کی ایک [illegible] شاہراہ۔ بجاے سادگی کے تکلف
اور تصنع اور بجاے [illegible] اختلاف اور بوقلمونیت کے بے مزہ یکرنگی اور
یکسانی پیدا ہو گئی۔ اس [illegible] تصانیف کے ورقون مین مصنف کی قوت تصنیف اور
فصاحت و بلاغت تو نمایان ہے۔ مگر خود [illegible] انسانیت ہماری نظرون سے اوجھل ہین جس
کی وجہ سے مصنف کی ہم قدر و عظمت کرتے ہین اُس کے ساتھ محبت نہین کر سکتے۔
یہ شاہنشاہیت کی گود مین پلی۔ لہذا اسی دور کے حسب حال ہے۔ اور یہی تمام باتین
بوناپارٹ کے پیش نظر تھین جن کی وجہ سے وہ اس کا معترف اور دلدادہ نہ تھا۔

[illegible] منقولون کی [illegible] مین جو دنیا کی بہترین دارالعلوم کی
نسبت ظاہر کی گئی ہین اور ایسی متضاد اور متقاد واقع ہوئی ہین کہ اُن کے متعلق
ہم اپنی کوئی رائے [illegible] ظاہر کر سکتے۔

اب چونکہ یہ مضمون [illegible] طویل ہو گیا ہے لہذا باقی انواع اکاڈیمی
کو جو (۱) تاریخ و [illegible] (۲) [illegible] طب و سرجری اور (۳) موسیقی
اور [illegible] سے متعلق ہین [illegible] کرتے ہین۔ اسی طرح انگلستان کی
[illegible] مثلاً برٹش اکیڈیمی۔ اور رائل اکیڈیمی وغیرہ کا حال بھی انشاء اللہ
کسی دوسرے موقع پہ ہم عرض کرین گے۔

ہندوستان مین زمانہ موجودہ مین باوجود اس قدر ترقی و وسعت
تعلیم کے صحیح معنون مین کوئی اکاڈیمی موجود نہین۔ اگر کوئی ہے تو ایشیاٹک
سوسائٹی آف بنگال البتہ کہی جا سکتی ہے۔ جس کی مفید اور دلچسپ تحقیقاتین
اُس کی کارروائیون مین وقتاً فوقتاً نکلتی رہتی ہین۔ ہمارے مشہور
ملکی شاعر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے بھی جن کو خود ایک سوئڈن کی اکاڈیمی سے

اور یہ انعام ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا مل چکا ہے۔ ایک مدرسہ بالکل جدید اصول پر اپنے گاؤن بوسپور میں قائم کیا ہے۔ یہ مدرسہ اکاڈمیہ افلاطونی کی طرح ایک کھلی ہوئی ورزشگاہ میں قائم ہے۔ جہان طلبا کمرون مین نہین بلکہ درختون کے سایہ کے نیچے پڑھتے۔ اور معمولی کتب درسیہ کے بعد وہ کتاب قدرت کے اوراق کا بھی اکثر مطالعہ کرتے رہتے ہین۔ آنجہانی مسٹر گوکھلے کی قائم کردہ سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی ہے۔ مگر اُس نے اپنے تئین بالکل وقف سیاسیات کر دیا ہے کیونکہ اس کو سائنس اور لٹریچر یا تاریخ و علوم قدیمہ سے کچھ مطلب نہین۔ اس لیے اس کو اکاڈمی یا دارالعلوم ہم نہین کہہ سکتے۔

ہم کو نہایت افسوس ہے کہ قدیم اسلامی دارالعلومون کا حال ہم ضروری کتابین پاس نہ ہونے کی وجہ سے کچھ بھی نہ لکھ سکے۔ بہتر ہوگا کہ اس کے متعلق مولانا عبد الحلیم صاحب شرر جن کو تاریخ قدیم اور خاص کر اسلامی تاریخ پر عبور حاصل ہے۔ کسی دوسرے موقع پر ہم کو مستفیض فرمائین۔

سلہ یہ انعام الفرڈ نوبل کے نام کے ساتھ منسوب ہے جو سویڈن مین پیدا ہوا تھا۔ اور روس مین تعلیم پائی۔ یہ اور اس کا باپ دونون نہایت مشہور اور کامیاب بحری انجنیر تھے جنھون نے آبدوز کشتیون اور تارپیڈو وغیرہ کی تیاری مین کمال پیدا کیا تھا۔ اس کے علاوہ بعض [illegible] آلات وغیرہ کے بھی موجد تھے۔ مگر سب سے بڑی ایجاد اُس کی بغیر دھوین کی بارود اور ایک مصنوعی ربڑ ہے جس کی وجہ سے یہ کروڑپتی ہوگیا اور اسی روپیہ سے اس نے پانچ لاکھ سالانہ کے انعام قائم کیے (۱) فزکس (۲) کمسٹری (۳) فزیالوجی یا طب (۴) شاعری و ادبیات (۵) سب سے بڑی خدمت کیواسطے جو قیام امن کے متعلق اس سال کی جائے۔ مشہور انگریزی شاعر رڈیرڈ کپلنگ کو بھی یہ انعام [illegible] دیا جا چکا ہے۔